باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مسائل کے بارے میں۔

(پنڈال)

① راۓ ونڈ میں تبلیغی اجتماع کے موقع پر شہر سے تقریباً ۴ کلومیٹر دور میدان میں نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے۔ پنڈال اور شہر کے درمیان کھیت ہیں اور ایک فیکٹری ہے۔ راۓ ونڈ مدرسہ میں پڑھنے والے شافعی المسلک طلباء پر وہاں نماز جمعہ ادا کرنا حنفیوں کی اقتداء میں کیسا ہے؟ اس حال میں کہ شوافع کے نزدیک وہاں نماز جمعہ ادا ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ صحت جمعہ کی دو شرطیں مفقود ہیں i چالیس ایسے افراد جو عاقل ہوں بالغ ہوں۔ آزاد ہوں اور مستوطن ہوں: وہاں (پنڈال) میں مستوطن والی شرط مفقود ہے ii قریہ جس کے مکانات ایک دوسرے کے ساتھ متصل ہوں۔ وہاں (پنڈال) میں تو مکانات ہیں ہی نہیں۔

← سوال یہ ہے کہ دو شرطوں کے نہ پائے جانے پر ان پر نماز جمعہ واجب ہوگی یا نماز ظہر؟

← ii یا احناف کی اقتداء میں نماز جمعہ ہی کافی ہو — جائیگی؟

اسی طرح اس کے برعکس ....

کسی ایسے گاؤں میں جہاں شوافع کے مطابق نماز جمعہ ٹھیک ہے

← وہاں حنفیوں کی شوافع کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اس حال میں کہ احناف کے نزدیک شرائط ہی پوری نہیں۔

← اگر ٹھیک نہیں تو نماز ظہر با جماعت ادا کی جائیگی یا فرداً فرداً؟

ان اس کا جواب دیا گیا

——x——x——

② احناف کی اکثر عادت زخم ہو جانے پر پٹی پر مسح کرنے کی ہے اس حال میں کہ شوافع کے نزدیک پٹی پر مسح کرنے کی بہت سی شرائط ہیں جن کو احناف پورا نہیں کرتے۔

← تو ایسے حنفی امام کے پیچھے شافعی کی نماز کا کیا حکم ہے؟

اسی طرح

اکثر شوافع وضو میں مسح کرتے ہوئے چوتھائی سر کا مسح نہیں کرتے

← تو ایسے شوافع کے پیچھے احناف کی نماز کا کیا حکم ہے؟

اس کا جواب دیا گیا

——x——x——

گذارش ہے کہ بندہ کا دورانیہ سال مکمل ہونے والا ہے اس لیے جلد از جلد جواب ارسال فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں

سلیمان زہدی انڈونیشیا۔ متعلم دورہ حدیث رائیونڈ

۲۸ جمادی الثانی ۱۴۳۶ھ

الجواب

15 JUL 2008

فتویٰ نمبر ٦١
١١٥

ایسی جگہ جہاں شرائط جمعہ نہ پائے جانے کی وجہ سے احناف کے ہاں جمعہ ٹھیک نہیں وہاں شوافع کی اقتداء میں بھی احناف کا جمعہ کی نماز ادا کرنا صحیح نہیں ہے۔ کما فی تقریرات الرافعی علی رد المحتار قال السندی فصارا لحاصل ان الشافعی ان راعی مذهب المأموم فی الشرائط والفرائض والواجبات والسنن من کل وجه فتصح صلاة المأموم من غیر کراهة وقال صدر الاسلام الاحوط ان لا یصلی خلفه کما فی الجوهرة لیس الا فیما اذا راعی فی الشرائط والفرائض لانه اذا لم یراع فیهما لا تصح صلاة المأموم فضلاً عن الکراهة (ص ٣٦١ ج ٢) لهذا ایسی صورت میں نماز ظہر باجماعت ادا کی جائے۔ کما فی الشامیة۔ من لا تجب علیهم الجمعة لبعد الموضع صلوا الظهر بجماعة (ص ٣٦ ج ٣)

اور وہ مسائل جن میں احناف اور شوافع کا اختلاف ہے اگر یہ معلوم ہو کہ امام ایسے مسائل میں مقتدیوں کے مذہب کی رعایت کرتا ہے تو اسکی اقتداء بلاکراہت درست ہے اور اگر یہ یقین ہو کہ وہ مقتدیوں کے مذہب کی رعایت نہیں کرتا تو اقتداء نہیں کرنی چاہیے۔ کما فی الشامیة والذی یمیل الیه القلب عدم کراهة الاقتداء بالمخالف ما لم یکن غیر مراع فی الفرائض لأن کثیرا من الصحابة والتابعین کانوا الائمة المجتهدین وهم یصلون خلف امام واحد مع تباین مذاهبهم (ص ٣٦٣ ج ٢)

الحاصل انه ان علم الاحتیاط منه فی مذهبنا فلا کراهة فی الاقتداء به وان علم عدمه فلا صحة وان لم یعلم شیئاً کره (شامیه ص ٢٩٣ ج ١ بحوالہ خیر الفتاوی ص ٢٥٥ ج ٢)

پس اگر کوئی شافعی امام وضو میں چوتھائی سر سے کم پر مسح کرے تو احناف کا اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اور ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح احناف کیلئے یہ حکم ہے اسی طرح شوافع کیلئے بھی یہی حکم ہے کہ مسائل اختلافیہ میں اگر حنفی امام شوافع کے مذہب کی رعایت کرے تو شوافع کیلئے اسکی اقتداء کرنا درست ہے ورنہ درست نہیں ہے۔ کما فی الشامیة قال الشیخ خیر الدین والحاصل ان عندهم فی ذلك اختلافا وکل ما کان لهم علة فی الأقتداء بنا صحة وفسادا وافضلیة کان لنا مثله علیهم (ص ٣٦٢ ج ٢) لہٰذا شرائط مذکورہ فی السوال اگر شوافع کے ہاں یہ صحت جمعہ کی شرائط ہیں تو ان کے مفقود ہونے کی بنا پر شوافع کا احناف کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کرنا ٹھیک معلوم نہیں ہوتا چونکہ کتب شافعیہ میسر نہیں ہیں اس لیے مزید تحقیق کیلئے علماء شافعیہ سے رجوع کریں۔ فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح
عزیز الرحمٰن

بندہ عبدالحکیم
١٤٢٩ھ

نائب مفتی
مفتی